

شیخ الاسلام ملاخسر واوران کی کتاب ”درر الحکام“ ایک تحقیقی اور تعارفی جائزہ

Sheikh al-Islam Mulla Khusro and his Book “Durar al Hukkam”: An Analytical and Introductory Review

ڈاکٹر نوید اقبال *

ڈاکٹر محمد سعید شفیق **

Abstract

Mulla Khusro was one of the most famous and intelligent scholars of Ottoman era. In the 14th century during the era of Caliphate Murat II, he completed the religious education and started teaching in Shah Malik Madrasa. He also worked as mufti and Qazi (justice) in different cities after serving in the army as teacher and Qazi for many years. He is not only known as Qazi or mufti but is also for being sheikh ul Islam. He is also famous for writing several books about Arabic Language, fiqh (jurisprudence), Principles of Islamic jurisprudence and literature. His most famous book is Durar al Hukkam in which he reviewed the problems related to justice affairs. Later, Qazi (justice) used to refer to this book in matters of dispute. In this paper we will discuss briefly the life of Mulla Khusro and the place of his book in the Ottoman era. The topic is mostly written in the Turkish language so we will be focusing on such references.

Key Words: Mulla Khusro, Ottoman Era, Durar al Hukkam, Book Value Introductory Review

سلطنت عثمانیہ ایک خاندان کی طویل ترین حکمرانی کا سلسلہ ہے جو 1300 عیسوی سے لے کر 1922 تک جاری رہتا ہے۔ یہ سلطان حکمرانوں اور بادشاہوں والے شوق بھی رکھتے تھے۔

* اسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، کواہٹ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی۔

** اسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، ویمن یونیورسٹی مردان۔

چنانچہ بڑے بڑے محلات، قلعے، مساجد، مدارس اور اسی طرح پینے کے پانی کے مراکز بہت خوبصورت قائم کرتے تھے۔ ترک سلطانوں اور بادشاہوں کو اسلام سے خصوصی لگن اور محبت تھی۔ یہ محبت عقیدت کی جھیل میں جنم لیتی تھی اور تصوف کے پالنے میں پلپتی تھی اور یہ لوگ جب جوان ہوتے تھے تو یہ زندگی کے ہر لمحے کو اس محبت کی تصویر میں سمونے میں لگ جاتے تھے۔ ملاخسرؒ بھی اس عظیم اسلامی سلطنت کے نامور اور عظیم حکمران سلطان مراد ثانی اور ان کے بیٹے سلطان محمد فاتح استنبول کے دور خلافت میں مختلف شہروں میں قاضی، مفتی اور تدریس کے شعبے پر فائز رہے۔ آپ کی خصوصیات میں سے سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ آپ سلطان محمد فاتح کے قریبی اور قابل اعتماد علماء میں سے ہونے کے علاوہ سلطان محمد فاتح نے آپ کو پہلے استنبول کا قاضی بنایا پھر بعد میں شیخ الاسلام کے مرتبے پر فائز کیا جو کہ دینی اعتبار سے سب سے اونچا مرتبہ ہوتا تھا۔ ملاخسرؒ نے بھی نہ صرف سلطان محمد فاتح کے حکم کی تکمیل کی بلکہ آپ نے بھی معاشرے کی اصلاح اور تربیت کے علاوہ عدالتی نظام کو بہتر اور منظم کرنے میں ایک بنیادی ستون کا کردار ادا کیا۔ چنانچہ طویل عرصے تک قاضی اور مفتی کے منصب پر رہتے ہوئے سامنے آنے والے منفرد مسائل کا جائزہ لے کر قاضیوں اور مفتیان کرام کی سہولت اور آسانی کی خاطر اسلامی قانون سے متعلق غرر الاحکام کے نام سے ایک مختصر رسالہ لکھا، لیکن بعد میں ضرورت کے پیش نظر خود سے ۲ ضخیم جلدوں میں درر الاحکام شرح غرر الاحکام کے نام سے ایک مدلل شرح لکھی جو طویل عرصے تک قاضیوں اور مفتیان کرام کے لیے ایک مستند مرجع اور منبع رہی۔

ملاخسر و حنفیؒ کی حالات زندگی

ملاخسرؒ کا اصل نام محمد تھا۔ آپ کے والد کا نام فرامورز تھا۔ ملاخسرؒ کے والد فرامورز نے اپنی ایک بیٹی کا نکاح عثمانی امراء میں سے خسرو نامی شخص کیساتھ کر لیا تھا۔ ملاخسرؒ کے والد آپ کے بچپن میں ہی وفات پا گئے تھے۔ چنانچہ والد کی وفات کے بعد ملاخسرؒ کو ان کے بہنوئی خسرو

نے اپنی حفاظت اور کفالت میں لیا¹۔ جس کی وجہ سے ابتداء میں محمد کو "خسرو قاینی" یعنی "خسرو" کا سالہ " کے لقب سے پکارا جاتا تھا، لیکن بعد میں وقت کے گزرنے کیساتھ آپ کو اپنے بہنوئی خسرو کے نام سے پکارا جانے لگا یہاں تک کہ آپ اسی نام کے ساتھ علمی حلقے میں بھی مشہور ہوئے۔² ترک مورخ طاش کبریٰ زادہ نے ملا خسرو کے والد کا اصلا اسحاق کے امراء اور رومی علاقے سے ہونے کو بیان کیا ہے، یعنی وہ اصل میں رومی تھے، جو بعد میں مسلمان ہوئے تھے۔³ مجددی آفندی نے اپنی کتاب شقائق کے ترجمہ میں ملا خسرو کے والد کا موجودہ ترکی کے توکات⁴ نامی شہر کے ایک گاؤں میں رہنے کو بیان کیا ہے لیکن اس کے علاوہ تاریخی کتابوں میں ملا خسرو کے والد کی پیدائش کے بارے میں کوئی معلومات موجود نہیں کہ وہ کس شہر میں پیدا ہوئے ہیں البتہ موجودہ تاریخی کتابوں میں ملا خسرو کی پیدائش کے بارے میں، سواس، توکات اور یوزگات جیسے شہروں کے نام ملتے ہیں۔⁵

ملا خسرو نے اپنے والد کی وفات کے بعد اپنے بہنوئی کی سرپرستی میں رہ کر دینی علوم کا آغاز اپنے آبائی علاقے سے کیا۔ اس کے بعد آپ نے اپنا علمی سفر جاری رکھا یہاں تک کہ اپنے وقت کے مشہور اور مستند علماء سے فیض یاب ہو کر اپنی علمی پیاس بجھائی۔ چنانچہ آپ نے اساتذہ میں سے فیض ملا فناری کے بیٹے قاضی یوسف ہالی، آدانہ شہر میں علامہ سعد الدین التقازانی کے شاگردوں میں سے برہان الدین حیدر الہروی، ملایکان، الشیخ حمزہ وغیرہ سے جن کا شمار خلافت عثمانیہ کے عظیم اور جید علماء کرام میں سے ہوتا تھا، ان سے علم حاصل کیا۔⁶

تحصیل علم کے بعد آپ (۸۴۰ھ) میں مدرسہ ملک شاہ⁷ میں پہلی بار شعبہ تدریس سے منسلک ہوئے۔ لیکن ۸ سال کے طویل عرصے کے بعد جب ۸۴۸ھ میں بادشاہ مراد ثانی کو معزول کیا گیا اور اسکی جگہ ان کا بیٹا تخت نشین ہوا تو انہوں نے ملا خسرو کو مدرسے کی تدریس سے نکال کر فوجی ادارہ (قازسکر) میں ایک اعلیٰ علمی رتبے پر فائز کیا، لیکن ہمیں کہیں پر اس بات کی صراحت نہیں ملی کہ فوجی ادارہ میں آپ کی تعیناتی بطور ایک معلم کی تھی یا بطور قاضی کی تھی۔

البتہ فوجی اور عسکری ادارے میں دینی امور آپ کے زیر نگرانی ہوا کرتے تھے۔ ۸۵۰ھ میں خلیفہ مراد دوم کا دوبارہ تخت نشین ہونے کے بعد انہوں نے ملاخسر و کو اسی عہدے سے نکال کر ادا نہ شہر میں ۸۵۱ھ میں قاضی کے منصب پر فائز کیا چنانچہ آپ نے وہاں پر تین سال تک بطور قاضی اپنے فرائض سرانجام دیئے۔⁸

ملاخسر و ایک دیندار، متواضع، مخلص اور شفیق انسان تھے۔ اپنے اچھے اور عمدہ اخلاق کی بدولت آپ نے تدریس کے زمانے میں اور اسی طرح دیگر منصبوں پر دینی اور سرکاری خدمات سرانجام دیتے ہوئے لوگوں کے دلوں میں اپنی عزت اور محبت پیدا کر لی تھی، چنانچہ جب آپ گھر سے تدریس کے لئے مدرسے کی طرف نکلتے تھے تو لوگ گھروں کے دروازوں پر کھڑے ہو کر آپ کا استقبال کیا کرتے تھے اور آپ کی عزت افزائی کی خاطر مدرسے تک آپ کے ساتھ برابر چلا کرتے تھے اور اسی طرح واپسی پر گھر تک چھوڑنے بھی جایا کرتے تھے۔⁹

ملاخسر و کی تدریسی خدمات

ملاخسر و نے عثمانی دورِ خلافت کے اہم مدارس میں کئی سالوں تک تدریسی خدمات سر انجام دیں۔ ۸۴۰ء میں دینی علوم کی تکمیل کے بعد سب سے پہلے آپ نے ملک شاہ نامی مدرسے سے تدریس کی ابتداء کی۔¹⁰ خلافتِ عثمانیہ کے زمانے میں مدارس اسلامیہ حکومت کے زیر نگرانی ہوا کرتے تھے اس وجہ سے مدرسین اور معلمین کی تعیناتی کا عمل بھی حکومت کے زیر نگرانی ہوا کرتا تھا۔

ملاخسر و نے مدرسہ ملک شاہ کے علاوہ آدرنہ شہر میں جلسی نامی مدرسے میں بھی تدریس کے خدمات سرانجام دیئے ہیں اس کے علاوہ آپ استنبول کے مشہور مدرسہ آیاصوفیہ کی ابتدائی مدرسین میں سے تھے۔ آیاصوفیہ کا مدرسہ پہلے رومی عیسائیوں کا مشہور چرچ تھا۔ آیاصوفیا آج بھی استنبول میں اپنی پرانی شکل میں موجود ہے۔ عثمانی دورِ خلافت کے خاتمے کے بعد جمہوری حکومت کے قائم ہونے کے بعد مصطفیٰ کمال اتاترک نے آیاصوفیا کو تقریباً ۴۵۰ سال بعد مسجد سے میوزیم

میں تبدیل کر کے وہاں پر نماز پڑھنے پر پابندی لگا دی۔ اس کے بعد ترکی کے موجودہ صدر طیب اردوگان نے کچھ سالوں پہلے پھر سے آیا صوفیا کو مسجد میں تبدیل کرنے کا اعلان کر کے وہاں پر جماعت کیساتھ نماز پڑھانے کا اہتمام کیا، لیکن افسوس ان کا یہ عمل مزید آگے جاری نہ رہ سکا۔ اس وجہ سے ابھی فی الحال میوزیم کے طور پر ناظرین کے لیے کھولا ہے۔ لیکن جب سلطان محمد فاتح نے استنبول فتح کیا۔

تو آپ نے ۸۵۷ھ میں آیا صوفیا کو مسجد اور مدرسے میں تبدیل کیا۔ اس کے بعد ۸۶۹ھ میں چرچ کے اطراف میں پادریوں کے لئے بنائے گئے کمروں کو بھی مدرسے کا حصہ بنایا۔ اس کے بعد مزید تبدیلیاں بھی جاری رہیں۔¹¹ اس کے علاوہ ملاخسر نے "ساخے سمان"¹² کے نام سے اہم مدرسے میں بھی تدریسی خدمات انجام دی ہیں۔ ساخے سمان نام کا مدرسہ اصل میں استنبول میں عیسائیوں کا حواریوں کے نام سے مشہور دوسرا چرچ تھا۔ سلطان محمد فاتح نے استنبول کو فتح کرنے کے بعد ۸۶۷ھ میں استنبول میں عیسائیوں کے اس مشہور چرچ کو بھی مسجد اور مدرسے میں تبدیل کیا تھا۔ استنبول کے فتح ہونے کے بعد سلطان محمد فاتح نے بہت ہی تیزی کیساتھ استنبول شہر کو علم کا مرکز بنانے کے لئے جگہ جگہ مدارس اور اوقاف کی بنیاد رکھی چنانچہ بہت ہی کم عرصے میں ایک علمی مرکز بنا۔ سلطان محمد فاتح نے ملکی اور غیر ملکی علمی شخصیات کو استنبول آنے کی دعوت دی تھی چنانچہ آپ کی دعوت پر اکثر علمی شخصیات استنبول منتقل ہوئے۔ ان علمی شخصیات میں سے ایک ملاخسر¹³ بھی تھے جن کا بعد میں سلطان محمد فاتح کے ساتھ بہت گہرا تعلق رہا۔¹³ ملاخسر نے زندگی کے آخری سالوں میں (۸۷۷ھ میں) استنبول کو خیر باد کہہ کر وہاں سے بورصہ شہر منتقل ہوئے اور وہاں پر آپ نے ایک نئے مدرسے کی بنیاد رکھی اور پھر وہیں پر کچھ عرصے تک تدریس سے منسلک رہے۔ چنانچہ آپ کی وفات کے بعد پھر وہ مدرسہ ملاخسر و مدرسے کے نام سے مشہور ہوا۔¹⁴

قاضی کے منصب پر تقرری

ملاخسر ۸۴۸ھ میں حکومت کی طرف سے سب سے پہلے قاز سکر کے عہدے پر فائز ہو کر عسکری ادارے میں شعبہ اسلامی کے نگران اعلیٰ مقرر کئے گئے۔

اس طرح سے خلافت عثمانیہ کے عسکری ادارے سے متعلق شرعی امور ملاخسرؒ کے سپرد کئے گئے۔¹⁵ آپ نے ۳ سال تک اس عہدے پر خدمات انجام دیئے، لیکن عثمانی خلیفہ مراد دومؒ جب دوسری مرتبہ تخت پر فائز ہوئے تو انہوں نے ملاخسرؒ کو آدرنہ کا قاضی بنایا۔ ملاخسرؒ نے ۳ سال تک قاضی کے عہدے پر خدمات انجام دیئے، لیکن خلیفہ مراد دومؒ کی وفات کے بعد اور سلطان محمد فاتحؒ کا استنبول فتح کرنے کے بعد سلطان محمد فاتحؒ نے ملاخسرؒ کو استنبول بلا کر ان کو استنبول کے قاضی کے منصب پر فائز کیا۔ تقریباً ۵ سال تک ملاخسرؒ استنبول کے قاضی رہے۔ اس کے بعد ۸۶۷ھ / ۱۴۶۲ء میں ملاخسرؒ نے استنبول کو چھوڑا اور وہاں سے برصہ شہر منتقل ہوئے، وہاں پر کچھ عرصے تک تدریس کی خدمات انجام دیتے رہے، لیکن سلطان محمد فاتحؒ نے ان کو پھر استنبول آنے کی دعوت دی اور ان کو شیخ الاسلام کے مرتبے پر فائز کیا اس طرح سے آپ زندگی کے آخری لمحات تک اسی عہدے پر فائز رہے۔¹⁶ سلطان محمد فاتحؒ، ملاخسرؒ کی بہت زیادہ عزت اور اکرام کیا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ ملاخسرؒ کی علمی اور فقہی خدمات سے اس قدر متاثر ہوئے تھے کہ ملاخسرؒ کو ”عصر حاضر کا ابو حنیفہ“ کہا کرتے تھے۔ ملاخسرؒ، سلطان محمد فاتحؒ کے دربار میں علماء کی مجلس میں بطور رئیس العلماء کے شریک ہوتے تھے۔¹⁷

خلافت عثمانیہ کے زمانے میں شیخ الاسلام کا لقب اور مقام اس علمی شخصیت کو حکومت کی طرف سے دیا جاتا تھا، جو دینی علوم میں مہارت اور تجربے کیساتھ ساتھ فتویٰ کے میدان میں بھی قوی اور راسخ العلم ہو، کیونکہ شیخ الاسلام حکومت کے اہم اور اعلیٰ مرتبے پر فائز ہو کر خلفاء اور امراء کی طرف سے بنائے جانے والے قوانین پر قرآن و سنت کی روشنی میں نظر ثانی کیا کرتا تھا اگر کوئی قانون شریعت کے مخالف ہوتا تھا تو ان کو آگے لاگو کرنے سے روک دیا جاتا تھا۔¹⁸

ملاخسرؒ و لحنیؒ کی تصنیفات

ملاخسرؒ و لحنیؒ نے فقہ اور اصول فقہ کے علاوہ تفسیر، عربی لغت اور ادبیات میں بھی کئی اہم کتابیں تصنیف کی ہیں۔ آپ کی تصانیف میں سے بعض درج ذیل ہیں۔

۱۔ مرآة الأصول فی شرح مرقاة الأصول: مرقاة الأصول خود ملا خسر و کی اصول فقہ سے متعلق مختصر رسالہ ہے لیکن آپ نے پھر خود سے مرآة الأصول کے نام سے اس کی شرح لکھی۔ آپ کی یہ کتاب خلافت عثمانیہ کے دور میں طویل عرصے تک مدارس میں درساً پڑھائی جاتی رہی اور کئی بار شائع ہوئی۔¹⁹

۲۔ غرر الأحکام: ملا خسر و کی فقہی مسائل سے متعلق مختصر کتاب ہے اس کتاب کی بعد میں آپ نے خود ۲ ضخیم جلدوں میں درر الحکام شرح غرر الاحکام کے نام سے شرح لکھی ہے۔

۳۔ درر الحکام شرح غرر الأحکام: اس کتاب کے بارے میں تفصیلی کلام آگے صفحات میں آئے گی۔

۴۔ حاشیہ علی التلویح: یہ صدر الشریعہ کی اصول فقہ سے متعلق مشہور کتاب التوضیح پر علامہ تفتازانی کے حاشیے کے علاوہ لکھا ہوا حاشیہ ہے یہ کتاب بھی ۱۲۸۴ھ میں استنبول سے شائع ہوئی ہے۔²⁰

۵۔ شرح اصول بزدوی: حنفی مذہب کی بنیادی اصول کی کتابوں میں سے ایک فخر الاسلام البزدوی کی کنز الوصول فی سفر فقہ الاصول کتاب ہے۔ ملا خسر و نے شرح اصول بزدوی کے نام سے اس کتاب کی شرح لکھی ہے۔²¹

۶۔ حاشیہ علی مختصر للسید الشریف: ابن حاجبؒ کی اصول فقہ میں مختصر المنہجی کے نام سے کتاب ہے۔ السید شریف الجرجانی نے اس پر حاشیہ لکھا ہے۔ ملا خسر و نے السید شریف الجرجانی کے اس حاشیہ پر حاشیہ لکھا ہے۔ استنبول میں مکتبہ سلیمانیا سے شائع ہوئی ہے۔

۷۔ رسالة فی الولاء: ملا خسر و کا یہ رسالہ، ”رسالة الولاء“ اور اسی طرح ”رسالة فی بحث من تولد من حرية الاصل والعنق“ کے نام سے بھی مشہور ہے۔ ملا خسر و کا یہ رسالہ، غلاموں کے حقوق سے متعلق بہت اہمیت کا حامل رسالہ ہے۔

درر الحکام شرح غرر الأحکام میں ملا خسر و کا فقہی منہج

ملا خسر و، خلافت عثمانیہ کے جید اور نامور مدرسین اور معلمین میں سے ہونے کے علاوہ اپنے وقت کے بہت ہی قابل اور ذہین قاضیوں میں سے ایک تھے۔ آپ کی ذہانت اور علمی قابلیت

کا یہ عالم تھا کہ فاتح استنبول سلطان محمد فاتح نے آپکو شیخ الاسلام کے مرتبے پر فائز کیا تھا۔ چنانچہ آپ طویل عرصے تک قاضی کے منصب پر فائز رہے اور اپنی زندگی کے تجربات اور مشاہدات کی بناء پر قاضیوں کی علمی اور قانونی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ نے غرر الاحکام لکھی۔²² غرر الاحکام چونکہ اہم فقہی مسائل سے متعلق ایک مختصر سی متن تھی اس لئے ملاخسرو نے بذاتِ خود اس کی دو ضخیم جلدوں میں شرح لکھی۔

ملاخسرو نے درر الحکام شرح غرر الاحکام ۱۲ ذوالقعدہ ۸۷۷ھ (۱۰ اپریل ۱۴۷۲ء) میں لکھنا شروع کیا جو تقریباً ۶ سال کے طویل عرصے میں ۸۸۳ھ (۱۴۷۸ء) میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔²³ ملاخسرو نے شرح مکمل کرنے کے بعد سب سے پہلے سلطان فاتح محمد کے حضور بطور ہدیہ پیش کیا۔ سلطان محمد فاتح کو دیا گیا نسخہ آج بھی استنبول میں موجود ہے۔²⁴

ملاخسرو کی کتاب درر الحکام ایک فہرست ۳۵ فصول، ۱۲۰ ابواب اور تین الگ مسائل پر مشتمل ہے۔ غرر الاحکام اور درر الحکام شرح غرر الاحکام مختلف ادوار میں کئی بار شائع ہوئی، لیکن اس کی سب سے عمدہ طباعت سلطان عبدالحمید ثانی کے دور میں (۱۳۱۷ھ) میں ہوئی۔ درر الحکام کا ترکی زبان میں ترجمہ ۱۵۹۵-۱۶۰۳ء کے درمیان سلیمان بن انقروی اور شام کے قاضی غالب اوغلو عثمان کی طرف سے کیا گیا ہے۔²⁵ درر الحکام، فروعی مسائل سے متعلق ہونے کے باوجود دلائل کے اسلوب اور دیگر خصوصیات کی بناء پر اصول کی کتابوں سے مشابہت رکھتا ہے۔

درر الحکام میں ملاخسرو نے جس اسلوب اور منہج کیساتھ مسائل اور احکام پر تبصرہ کیا ہے

وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ ملاخسرو نے کتاب میں مسائل اور احکام کے بیان میں بنیادی مرجع اور منبع قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کو قرار دیا ہے۔ اس لیے بہت سارے مسائل میں آپ نے دلائل کے طور پر صرف آیات اور احادیث پر اکتفاء کیا ہے۔ البتہ فقہاء کے مابین اختلافی مسائل میں آیات اور احادیث کے علاوہ عقلی اور منطقی دلائل بھی بیان کیے ہیں۔²⁶

۲۔ مؤلف نے اختلافی مسائل میں حنفی مذہب کی تائید اور ترجیح کے مقام پر قرآن کریم اور احادیث کے علاوہ اجماع، قیاس، استحسان، عرف اور صحابہ کرام کے عمل اور فتاویٰ کو بھی بطور رد لیل ذکر کیے ہیں۔²⁷

۳۔ اگر کسی مسئلے میں خود فقہاء حنفیہ کے درمیان اختلاف ہو، یعنی مسئلہ مختلف فیہ ہو تو اس وقت آپ فقہی اقوال اور آراء کے ذکر کرنے میں امام ابو حنیفہؒ کے قول کو مقدم رکھتے ہیں۔ اس کے بعد امام ابو یوسفؒ، امام محمدؒ اور امام زفرؒ کے اقوال کو بیان کرتے ہیں۔ ملا خسروؒ کی امام ابو حنیفہؒ سے عقیدت اور ادب، احترام کا یہ حال ہے کہ آپ مسائل میں امام صاحب کے قول کو مرجوح اور غیر مفتی بہ ہونے کے باوجود بھی مقدم ذکر کرتے ہیں۔ جبکہ صاحبین کے قول کو باوجود راجح ہونے کے موخر ذکر کرتے ہیں۔ آخر میں اقوال میں سے راجح اور مفتی بہ قول اور رائے کی وضاحت کرتے ہیں۔²⁸

۴۔ اختلافی مسائل کے درمیان سامنے آنے والے فرق اور مشابہت کو عقلی اور منطقی دلائل کی روشنی میں بہت ہی عمدہ اور وضاحت کیسا تھ بیان کرتے ہیں۔²⁹

۵۔ مسائل کی مناسبت سے سب ابواب کے مناسب ترجمہ الباب قائم کیے ہیں۔ باب کی ابتداء میں لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کر کے ان کے درمیان کی مناسبت کو بھی بیان کرتے ہیں۔ مثلاً؛ نکاح سے متعلق باب کی ابتداء میں لفظ نکاح کے لغوی معنی "جمع کرنا" بیان کرنے کے بعد نکاح کے اصطلاحی معنی یوں بیان کئے ہیں: نکاح بھی چونکہ شوہر اور بیوی کو ایک جگہ جمع کرتا ہے۔ اس وجہ سے نکاح کے اصطلاحی معنی کا لغوی معنی کیسا تھ مناسبت واضح ہے۔³⁰

۶۔ اختلافی مسائل میں آپ متقدمین فقہاء کی طرز پر اصطلاحات استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ احناف اور شوافع کے مابین اختلاف کے وقت آپ احناف کے مذہب کو "ہمارے نزدیک"، ہمارے دلائل "جیسے اصطلاحات استعمال کر کے ذکر کرتے ہیں۔ ملا خسروؒ نے بعض اختلافی مسائل اور احکام میں علماء احناف پر اعتراضات بھی کیے ہیں۔³¹

۷۔ مؤلف اختلافی مسائل میں اس قول کو مقدم بیان کرتے ہیں جو ان کے نزدیک راجح ہوتا

ہے۔ اور پھر اپنی رائے کی تائید میں دیگر اقوال کو بھی ذکر کرتے ہیں۔ ضعیف اور مرجوح اقوال کو بعد میں ذکر کرتے ہیں۔

۸۔ ملاخسرؤ درر الحکام میں معاشرے کی ساخت اور ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنی کتاب کو مزید فعال، مدلل اور موثر ثابت کرنے کے لیے قاضیوں کیلئے اہم اور ضروری مسائل میں احناف اور شوافع کے اقوال اور آراء کے ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر متقدمین فقہاء کرام کے اقوال کا بھی ذکر کرتے ہیں³²

۹۔ مؤلف، کتاب میں شافعی مذہب کے اقوال اور آراء کو بھی تفصیل کیساتھ بیان کرتے ہیں۔ مذہب شافعی سے متعلق مسائل اور احکام کو تفصیل سے بیان کرنے کی بنیادی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ اس وقت خلافتِ عثمانیہ میں شافعی مذہب کے پیروکاروں کی بھی کثیر تعداد موجود تھی۔ اس وجہ سے غالب گمان یہی ہے کہ ملاخسرؤ نے معاشرے میں موجود تمام لوگوں کا لحاظ کیا ہے۔

۱۰۔ ملاخسرؤ، کتاب میں احناف کے اقوال کیساتھ جگہ جگہ شوافع اور مالکی مذہب کے اقوال اور دلائل کو بھی بیان کرتے ہیں، لیکن کتاب میں کہیں پر حنبلی مذہب سے متعلق کسی قول اور رائے سے متعلق کوئی معلومات نہ مل سکیں۔

۱۱۔ ملاخسرؤ، اپنی کتاب میں اجتہادی سرگرمیوں کو بھی اہمیت دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنی کتاب ”مرآة الاصول“ کے آخر میں اجتہاد میں خطا اور صواب کے حوالے سے تفصیلی کلام کیا ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے درر الحکام میں ۹۰ مقامات پر ”میں کہتا ہوں“ جیسے اصطلاح استعمال کر کے اپنی اجتہادی رائے کو بیان کیا ہے۔³³ ملاخسرؤ کی کتاب درر الحکام صرف متقدمین فقہاء کرام کی کتابوں، آراء اور اقوال کا خلاصہ نہیں بلکہ بہت سارے مسائل میں اپنی رائے کو راجح قرار دے کر دیگر آراء کو مرجوح بھی شمار کیا ہے۔

درر الحکام پر لکھے گئے حواشی اور شروحات

درر الحکام کی ۲۰ کے قریب شروحات اور حواشی لکھی گئی ہیں۔ ان میں سے بعض درجہ

ذیل ہیں:

- ۱۔ نقد الدرر: محمد بن مصطفیٰ الوائلیؒ (وفات، ۱۰۰۰ھ) کا لکھا ہوا حاشیہ ہے۔ درر الحکام پر لکھے گئے عمدہ حواشی میں سے ایک ہے۔ ۱۳۱۲ھ میں استنبول سے درر الحکام پر حاشیے کی شکل میں شائع ہوا ہے۔³⁴
- ۲۔ حاشیہ علی الدرر والغرر: مصطفیٰ عظیم زادہؒ (وفات، ۱۰۴۰ھ) کی طرف سے لکھا گیا حاشیہ ہے۔ ۱۱۹۹ھ میں استنبول کے مکتبہ سلیمانیاہ سے شائع ہوا ہے۔
- ۳۔ الاحکام شرح درر الحکام: اسماعیل بن عبدالغنی النابلسیؒ (وفات، ۱۰۶۲ھ) کی طرف سے ۱۲ جلدوں میں لکھی گئی شرح ہے۔ البتہ مؤلف نے درر الحکام میں موجود حنفی مذہب کے اہم مسائل پر تفصیلی کلام کیا ہے۔
- ۴۔ نتائج النظر فی حواشی الدرر: نوح بن مصطفیٰ الرومیؒ (وفات، ۱۰۷۰ھ) کا لکھا ہوا شرح ہے۔ ۱۳۱۲ھ میں استنبول کے مکتبہ سلیمانیاہ سے شائع ہوا ہے⁽³⁵⁾۔
- ۵۔ غنیۃ ذوی الاحکام فی بغیۃ درر الحکام: حسن بن عمار الشرنبلالی الحنفیؒ (وفات، ۱۰۶۹ھ) کا لکھا ہوا عمدہ حاشیہ ہے۔ مکتبہ احیاء کتب العربیہ سے درر الحکام کے ساتھ شائع ہوا ہے۔³⁶

درر الحکام شرح غرر الاحکام کا عثمانی دور خلافت میں مقام اور اہمیت

عثمانی دور خلافت میں عموماً دو قسم کے قوانین رائج تھے:

- ۱۔ پہلی قسم: کتاب اللہ، احادیث مبارکہ، اجماع اور قیاس پر مبنی فقہی کتابوں میں مذکور احکام پر مشتمل قوانین تھے۔ ان احکامات اور قوانین کو شرعی قوانین سے تعبیر کیا کرتے تھے۔
 - ۲۔ دوسری قسم: شرعی قوانین کے مخالف نہ ہونے کے شرائط کو مد نظر رکھتے ہوئے خلفاء اور امراء کے ہاں معروف اور محدود دائرہ کار میں قاضیوں کی مشاورت سے بنائے جانے والے قوانین تھے۔ ان قوانین کو عرفی قوانین سے تعبیر کیا کرتے تھے۔³⁷
- عرف، اسلامی فقہ میں ایک مستقل اصطلاح ہے اور اس کی بناء پر بعض اوقات احکام میں تبدیلی یا حکم میں نرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے عثمانی دور خلافت میں عرفی قوانین دیگر

شرعی قوانین سے الگ مستقل قانون کے طور پر لاگو کئے جاتے تھے۔ البتہ عرفی قوانین کا شرعی قوانین سے کسی قسم کا تعارض اور تضادم کے نہ ہونے کی شرط کیساتھ۔ عرفی قوانین کو عثمانی دور خلافت میں قانون نامے اور خلفاء، امراء کے تفذات پر مشتمل ایک خاص قسم کے قانونی نظام سے بھی تعبیر کیا جاتا تھا۔³⁸

خلاصہ بحث

عثمانی دور خلافت میں قاضیوں اور مفتیان کرام کیلئے ضروری کتابیں اور اسی طرح اسلامی مدارس میں پڑھائی جانے والی کتابیں حنفی مذہب کی بنیادی اور اساسی کتابیں تھیں۔ عثمانی دور خلافت میں جب سلطان محمد فاتح نے استنبول فتح کیا۔ اور استنبول شہر کو دار الخلافہ بنایا تو آپ نے تعلیمی نظام کو بہتر بنانے کی سرتوڑ کوشش شروع کی۔ آپ نے استنبول شہر میں جگہ جگہ مساجد اور مدارس بنائے۔ اس سلسلے میں آپ نے ملاخسرو کو استنبول آنے کی دعوت دی۔ ملاخسرو نے نہ صرف دعوت قبول کی بلکہ آپ نے اسلامی نظام تعلیم اور اسی طرح عدالتی نظام میں فعال کردار ادا کیا۔ جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں کہ سلطان فاتح محمد، ملاخسرو کی علم اور قابلیت سے اس قدر متاثر ہوئے کہ آپ نے استنبول فتح کرنے کے بعد ملاخسرو کو استنبول بلا کر وہاں کا قاضی بنایا۔ پھر بعد میں شیخ الاسلام کے مرتبے پر فائز کیا۔ ملاخسرو نے چونکہ درس، تدریس کے ساتھ ساتھ طویل عرصے تک مفتی اور قاضی کے منصب پر بھی خدمات انجام دیے تھے اس وجہ سے آپ نے اس طویل عرصے میں سامنے آنے والے منفرد مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے غرر الاحکام لکھنے کی جسارت کی۔ غرر الاحکام چونکہ فقہی مسائل کے اصول پر مشتمل ایک مختصر رسالہ تھا۔ اس وجہ سے آپ نے پھر معاشرے میں قاضیوں اور مفتیان کرام کی ضرورت کی پیش نظر غرر الاحکام کی ۲ ضخیم جلدوں میں درر الاحکام کے نام سے شرح لکھی۔ اس شرح کی بنیادی خصوصیات میں سے ایک اہم خاصیت یہ ہے کہ آپ نے اختلافی مسائل میں حنفی مذہب کے علاوہ دیگر فقہاء کرام کے اقوال کو بھی ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ مسائل کے استنباط کے سلسلے میں صرف قرآن کریم، احادیث مبارکہ کو بنیاد نہیں بنایا

ہے، بلکہ آپ نے قیاس، استحسان اور عرف کو بھی مد نظر رکھتے ہوئے مسائل پر تبصرہ کیا ہے۔ جسکی وجہ سے آپکی کتاب درر الحکام، عثمانی دور خلافت میں ایک بنیادی اور اساسی مرجع، منبع کے طور پر مقبول ہوئی۔ قاضی حضرات اور اسی طرح مفتیان کرام مسائل میں طویل عرصے تک اس کتاب کی طرف رجوع کرتے رہے۔ درر الحکام نہ صرف عدالتی نظام میں ایک قوی اور مستند مرجع، منبع تھی بلکہ نظریاتی پہلو سے بھی فقہی کتابوں میں نمایاں کتاب رہی۔

المصادر والمراجع

- 1 ہو جاسعد الدین، تاج التواریخ، استنبول، ۱۲۲۹ھ، ص، ۴۶۲۔
- 2 مجدی محمد آفندی، ترجمہ شقائق، استنبول، دارالطباعۃ الامیریہ، ۱۲۶۹ھ، ص، ۱۳۵۔
- 3 فرہاد قوجا، ملا خسرو، دیانت اسلام انسیکلو پیڈیا، استنبول، ج، ۳۰، ص، ۲۵۲-۲۵۴۔
- 4 توکات اس وقت ترکی کا مشہور اور پرانا شہر ہے۔
- 5 فرہاد قوجا، عثمانی شیخ الاسلام ملا خسرو کی حیات، کتابیں اور افکار، انقرہ، ترکی دیانت وقف، ۲۰۰۸، ص، ۳۵-۳۹؛ اسماعیل حق، عثمانی تاریخ، انقرہ، ترک تاریخی ادارہ، ۱۹۴۹ھ، ج، ۲، ص، ۶۵۲۔
- 6 فرہاد قوجا، ملا خسرو، دیانت اسلام انسیکلو پیڈیا، استنبول، ج، ۳۰، ص، ۲۵۲-۲۵۴۔
- 7 مدرسہ ملک شاہ سے مراد خلافت عثمانیہ سے پہلے سلاطین سلجوق میں سے مشہور حاکم ملک شاہ (وفات، 1092ء) کی طرف سے بنائے گئے اسلامی مدارس ہیں۔ انہوں نے اپنی دور حکومت میں مدارس نظامیہ کے نام سے مختلف شہروں میں دینی مدارس کی بنیاد ڈالی۔
- 8 محمد طیب گوکبیلقین، عثمانی اداروں کی تنظیم اور تاریخ تمدن پر ایک عمومی تبصرہ، استنبول، استنبول یونیورسٹی ادبیات فیکلٹی، ۱۹۷۷ء، ص، ۱۷۲۔
- 9 احمد رفیق، عثمانی دور کے شیوخ الاسلام، مکتبۃ الامیریہ، ۱۳۳۴ھ، ص، ۳۲۹۔
- 10 احمد رفیق، عثمانی دور کے شیوخ الاسلام، مکتبۃ الامیریہ، ۱۳۳۴ھ، ص، ۳۲۸۔
- 11 احمد رفیق، عثمانی دور کے شیوخ الاسلام، مکتبۃ الامیریہ، ۱۳۳۴ھ، ص، ۳۲۸۔
- 12 سائے سماں نامی مدارس سے مراد سلطان محمد فاتح کی طرف سے دینی اعلیٰ تعلیم کے لیے بنائے گئے مدارس اسلامیہ ہیں جن میں نہ صرف دینی تعلیم دی جاتی تھی بلکہ بعض سائنسی علوم بھی پڑھائے جاتے تھے۔
- 13 جابدالتجہ، ۱۵۰۰-۱۶۰۰ کے دور کے عثمانی مدارس، استنبول، مکتبۃ عرفان، ۱۹۷۶ء، ص، ۴۷۔

- 14 حسین آتائے، عثمانی دور خلافت میں اعلیٰ دینی تعلیم، استنبول، مطبع درگاہ، ۱۹۹۸ء، ص، ۷۹؛ جاہد بالتجہ، ۱۵۰۰-۱۶۰۰ کے دور کے عثمانی مدارس، استنبول، مکتبہ عرفان، ۱۹۷۶ء، ص، ۳۷۔
- 15 ہو جاسعد الدین، تاج التواریخ، استنبول، ۱۲۲۹ھ، ص، ۴۶۴۔
- 16 احمد رفیق، عثمانی دور کے شیوخ الاسلام، مکتبہ الامیریہ، ۱۳۳۴ھ، ص، ۳۲۹۔
- 17 احمد رفیق، عثمانی دور کے شیوخ الاسلام، مکتبہ الامیریہ، ۱۳۳۴ھ، ص، ۳۲۹۔
- 18 ڈاکٹر فرہاد قوجا، ملاخسرو، عالم و مفتی الدولہ الاسلامیہ۔ انقرہ، ترکی دیانت وقف، ۲۰۱۲ء۔
- 19 اسماعیل حق، دولت عثمانیہ کے علمی تنظیمات، انقرہ، ۱۹۸۴ء، ترک تاریخی ادارہ، ص، ۸۷-۸۸۔
- 20 اسماعیل حق، دولت عثمانیہ کے علمی تنظیمات، انقرہ، ۱۹۸۴ء، ترک تاریخی ادارہ، ص، ۲۲۔
- 21 بغدادی، اسماعیل پاشا، ہدایۃ العارفین اسماء المؤلفین واثار المصنفین، استنبول، ملی تعلیمی ادارہ، ۱۹۵۵ء، ج، ۲، ص، ۲۱۱۔
- 22 فرہاد قوجا، ملاخسرو، دیانت اسلام آنسیکلو پیڈیا، استنبول، ج، ۳۰، ص، ۲۵۲-۲۵۳۔
- 23 ملاخسرو، درر الحکام، مکتبہ احیاء الکتب العلمیہ، بدون تاریخ، ج، ۱، ص، ۳۔
- 24 عارف ارکان، درر الحکام اور غرر الاحکام کے ترجمے، استنبول، ۱۹۸۰ء، ج، ۱، ص، ۷۱۔
- 25 احمد آکدووز، دیانت اسلام آنسیکلو پیڈیا، مادہ، درر الحکام، استنبول، ج، ۱۰، ص، ۲۸۔
- 26 احمد آکدووز، دیانت اسلام آنسیکلو پیڈیا، مادہ، درر الحکام، استنبول، ج، ۱۰، ص، ۲۸۔
- 27 احمد آکدووز، گزشتہ صفحہ۔
- 28 ملاخسرو، درر الحکام، ج، ۱، ص، ۱۳۹؛ ج، ۲، ص، ۱۲۰۔
- 29 حوالہ بالا، درر الحکام، ج، ۱، ص، ۱۲۵؛ ج، ۲، ص، ۳۔
- 30 حوالہ بالا، ج، ۱، ص، ۱۱۹؛ ج، ۲، ص، ۱۲۹۔
- 31 حوالہ بالا، ج، ۱، ص، ۷۰۔
- 32 حوالہ بالا، ج، ۱، ص، ۵۵؛ ج، ۲، ص، ۱۴۵۔
- 33 کاتب چلبی، مصطفیٰ بن عبداللہ، کشف الظنون عن اسماء الکتب والفنون، انقرہ، ملی تعلیمی ادارہ، ۱۹۷۱ء، ج، ۲، ص، ۱۱۹۹۔
- 34 ملاخسرو۔ درر الحکام، ج، ۱، ص، ۴۱۳؛ ج، ۲، ص، ۸۹۔
- 35 کاتب چلبی، مصطفیٰ بن عبداللہ، کشف الظنون عن اسماء الکتب والفنون، ج، ۲، ص، ۱۱۹۹۔
- 36 کاتب چلبی، مصطفیٰ بن عبداللہ، کشف الظنون عن اسماء الکتب والفنون، ج، ۲، ص، ۱۱۹۹۔
- 37 احمد آکدووز، عثمانی قانون نامے اور حقوقی تحلیلات، استنبول، ۱۹۹۰ء، ج، ۱، ص، ۴۶۔
- 38 احمد آکدووز، عثمانی قانون نامے، استنبول، ۱۹۹۰ء، ج، ۱، ص، ۶۲۔